صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 02 مارچ 2020ء بمطابق 06 رجب 1441ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدرات پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

(ترجمہ): اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا پاک ہے اللہ اُس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لئے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اُس کی تسبیح کر رہی ہے، اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 4373، جناب عنایت اللہ صاحب۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین نے احتجاجاً ڈیسک بجانا شروع کئے تاہم جناب سپیکر ایجنڈا آئٹمز پر کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں)

Mr. Speaker: Lapsed. Question No. 4588, Janab Faisal Zeb Sahib, lapsed. Question No. 4590, Janab Faisal Zeb Sahib, lapsed. Question No. 5226, Janab Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, lapsed. Question No. 5333, 222 sorry, Mohtarama Rehana Ismail Sahiba, lapsed. Question No. 5196, Janab Siraj-ud-Din Sahib, lapsed. Question No. 5198, Janab Siraj-ud-Din Sahib, lapsed. Question No. 5268, Mohtarama Nighat Orkzai Sahiba, lapsed. Question No. 5267, Mohtarama Nighat Orakzai Sahiba, lapsed. Question No. 5334, Janab Bahadar Khan Sahib, lapsed. Question No. 5333, Janab Bahadar Khan Sahib, lapsed. Question No. 5360, Janab Sardar Hussain Babak Sahib, lapsed. Question No. 5359, Janab Sardar Hussain Babak Sahib, lapsed. Question No. 5362, Janab Sahibzada Sanaullah Sahib, lapsed. Question No. 5361, Janab Sahibzada Sanaullah Sahib, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4373 ۔ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 20-2019 کے دوران حلقہ PK-12 اپر دیر کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مجموعی طور پر کتنی رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران حلقہ PK-12 اپر دیر کے لئے اے ڈی پی میں مختص شدہ رقم سے پہلے سہ ماہی کے دوران جاری شدہ اور خرچ شدہ رقم کے مالیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام میں آمبریلا اے ڈی پی سکیموں کے لئے رقم مختص کی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران درج ذیل اے ڈی پی سکیموں کے لئے رقم مختص کی گئی ہے:

(1) Uplift of rural roads in district Dir Upper and Lower (50M)

مذکورہ مختص شدہ رقم میں سے PK-12 کے لئے 13000000 روپے جاری کئے گئے ہیں جو کہ سارے خرچ ہو چکے ہیں۔

(2) Rehabilitation of rural roads in Selected District of Khyber Pakhtunkhwa (228M)

مذکورہ مختص شدہ رقم میں سے PK-12 کے لئے 6000000 روپے جاری کئے گئے ہیں جو کہ سارے خرچ ہوگئے ہیں۔

4588 _ جناب فیصل زیب: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) چار سالوں کے دوران ٹی ایم اے پورن میں کل کتنے بجٹ ہوئے ہیں؛

(ب) ہر بجٹ میں کتنا کتنا ناظمینن کا فنڈ منظور اور ریلیز ہوا ہے، نیز کتنا کتنا کام کہاں کہاں پر ہو چکا ہے اور کتنا کام اب تک باقی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (الف) چار سالوں میں پانچ بجٹ ہوئے ہیں:

2015-16، 2016-17، 2017-18، 2018-19 اور 2019-20۔

(ب) (1) سال 2015-16 میں ریلیز رقم 43500000، ناظمین کے ٹینڈر شدہ سکیمز 87000000 جن کی تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی۔

(2) سال 2016-17 میں فنڈز ریلیز ہوا 86734000۔ ناظمین کے ٹینڈر شدہ سکیمز 35000000۔ باقی رقم 43500000 سال 2015-16 میں ایڈجسٹ کر دیا گیا جس کی تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی۔

(3) سال 2017-18 میں ناظمین کے لئے فنڈر ریلیز نہیں ہوا۔

(4) سال 2018-19 میں ریلیز رقم 59919000 جس کا ٹینڈر منسوخ کیا گیا تھا۔

(5) سال 2019-20 میں ناظمین کے لئے فنڈر ریلیز نہیں ہوا۔

4590 _ جناب فیصل زیب: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر سال اسسٹنٹ ڈائریکٹر بلدیات ضلع شانگلہ کو ڈسٹرکٹ اے ڈی پی اور صوبائی اے ڈی پی جاری کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع شانگلہ کو صوبائی و ضلعی اے ڈی پی میں کتنی رقم جاری کی گئی ہے، تمام منصوبوں کی تفصیل بمعہ اخباری اشتہار، پی سی ون، ورک آرڈر، ٹینڈر اجراء کی تفصیل اور جاری کردہ تمام بلز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر بلدیات ضلع (شانگلہ) کو صوبائی اے ڈی پی نہیں دی گئی ہے البتہ ضلعی اے ڈی پی برائے سال 16-2015 اور 17-2016 کی اے ڈی پی فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے التواء میں ہے اور 19-2018 کی اے ڈی پی ٹینڈر کے مرحلے میں ہے، مطلوبہ ریکارڈ ایوان کو مہیا کی گئی۔

5226 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-37 ایبٹ آباد میں واٹر سپلائی سکیم باگن، کیری رایکی، بیرن گلی، بانڈہ سید خان اور بانڈہ باز دار منظور ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیموں کے لئے کتنی رقم منظور ہوئی تھی اور ان کی موجودہ کیا پوزیشن ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) واٹر سپلائی سکیم باگن مالی سال 17-2018 میں منظور ہوئی تھی جس کا تخمینہ لاگت 20.005 ملین ہے، مذکورہ سکیم کے واٹر سورس پر کام شروع کیا گیا تھا، واٹر سورس مکمل ہونے کے بعد مقامی لوگوں نے رات کے اندھیرے میں توڑ دیا تھا، دوسری دفعہ پھر نئے سرے سے سورس بنایا گیا تھا اور ساتھی پائپ لائن پر کام شروع کیا گیا لیکن مقامی لوگوں نے دوبارہ سورس توڑ دیا اور پاپپ لائن بھی نہیں بچھانے دی اور عدالت میں کیس دائر کر دیا جو کہ ابھی تک عدالت میں زیر سماعت ہے اور کام تقریباً دو سال سے بند ہے۔

(2) واٹر سپلائی سکیم کیری رایکی مالی سال 17-2016 میں منظور ہوئی تھی جس کا تخمینہ لاگتت 38.892 ملین ہے، مذکورہ سکیم پر کام شروع کیا گیا تھا لیکن مقامی آبادی نے کام نہیں کرنے دیا اور عدالت سے سٹے آرڈر لیا جواب بھی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ مذکورہ سکیم پر کام بند ہے چونکہ برفانی علاقہ ہے، برف ختم ہونے کے بعد اپریل میں دوبارہ کام شروع کیا جائے گا۔

(3) واٹر سپلائی سکیم لیڈی ٹومیلر اں یونین کونسل (بیرن گلی) مالی سال 17-2016 میں منظور ہوئی تھی جس کا تخمینہ لاگت 20.878 ملین ہے، مذکورہ سکیم کے واٹر سورس مکمل کر دیئے ہیں اور گاؤں کے اندر دو عدد واٹر ٹینک دس ہزار گیلن بھی مکمل ہو چکے ہیں، واٹر سپلائی لائن پر کام شروع کیا تو مقامی لوگوں

نے کام کرنے سے منع کر دیا ہے اور عدالت سے سٹے آرڈر حاصل کر لیا اور اب سکیم پر کام بند ہے، سکیم کے پائپس سائٹ پر موجود ہیں۔

(4) واٹر سپلائی سکیم بانڈہ سید خان مالی سال 16-2015 میں منظور ہوئی ہے جس کا تخمینہ لاگت 2.695 ملین ہے، سکیم پر فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے کام نہیں شروع ہو سکا، فنڈ ملے گا تو سکیم پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(5) واٹر سپلائی سکیم گھوڑا باز گراں مالی سال 20-2019 میں منظور ہوئی ہے جس کا تخمینہ لاگت 11.383 ملین ہے، مذکورہ سکیم کا ابھی ٹینڈر ہوا ہے جو کہ انڈر پراسیس ہے، جلد ہی سکیم پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

5222 _ <u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت اور پی ایچ اے سرکاری ملازمین کے لئے کوئی رہائشی منصوبہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس منصوبے کی مکمل تفصیلات کیا ہیں، یہ کن ملازمین کو اور کن شرائط پر دی جائے گی؛

(ج) کل کتنے منصوبے ہیں رہائشی (گھر اور پلاٹس) کے لئے اور اس کے لئے جگہ کونسی مختص کی گئی ہے؛

(د) اس پر عملی کام کب شروع ہو گا اور کس تاریخ سے اقساط شروع ہوں گی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے کے مختلف اضلاع میں پانچ ہاؤسنگ سکیمز شروع کی جا چکی ہیں جن میں سرکاری ملازمین اور عام عوام الناس کو آسان اقساط پر پلاٹس الاٹ کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہنگو اور سوات میں بھی نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت سرکاری ملازمین اور عوام الناس کے لئے ہاؤسنگ منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ مزید براں صوبائی حکومت اور محکمہ ہاؤسنگ، پی ایچ اے نے وزیر اعظم کے نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت سوڑیزئی بالا پشاور میں 8500 کنال اراضی پر پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی اسلام آباد کے ساتھ صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام سرکاری ملازمین کے لئے بیس ہزار گھروں پر مشتمل مشترکہ منصوبہ شروع کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہوا ہے، یہ گھر تمام ملازمین کو آسان اقساط کی شرائط پر دیئے جائیں گے۔

(ج) ہاؤسنگ سکیمز کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1) ملازئی ہاؤسنگ سکیم ورسک روڈ پشاور

(2) حویلیاں ٹاؤن شپ ایبٹ آباد

(3) جلوزئی ہاؤسنگ سکیم نوشہرہ

(4) جرما ہاؤسنگ سکیم کوہاٹ

(5) کثیر المنزلہ فلیٹس حیات آباد فیز فائیو پشاور میں (بی ایس 17 اور اس سے اوپر ریٹائرڈ اور حاضر سروس ملازمین کے لئے:

(6) ہنگو ٹاؤن شپ زیر غور ہے۔

(7) سوات ماڈل ٹاؤن زیر غور ہے۔

(8) سوڑیزئی ہاؤسنگ سکیم پشاور زیر غور ہے۔

(د) مذکورہ بالا پانچ ہاؤسنگ منصوبوں پر کام جاری ہے جن میں ملازئی ہاؤسنگ سکیم پشاور پر ترقیاتی کام مکمل ہے اور باقی پچاس فیصد مکمل ہیں۔اس کے علاوہ سوڑیزئی، ہنگو اور سوات کے ہاؤسنگ منصوبوں پر پانچ مہینوں کے اندر اندر عملی کام کا آغاز کیا جائے گا اور اقساط شروع کرنے کی تاریخ بعد میں فائنل کی جائے گی۔

5196 _ <u>جناب سراج الدین:</u> کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ضم شدہ اضلاع میں ترقیاتی منصوبوں اور دیگر امور کے لئے کنسلٹنٹ کی خدمت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس فیصلے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور پہلے سے موجود سرکاری اداروں کے ہوتے ہوئے حکومت نے کنسلٹنٹ ہائر کرنے کا فیصلہ کیوں کیا، وضاحت کی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقیات ضم شدہ اضلاع میں صرف ان منصوبوں کے لئے، جن کی تکمیل کے لئے متعلقہ تکنیکی صلاحیت محکمہ ہذا کے پاس موجود نہ ہو تو کنسلٹنٹ کی خدمات لی جاتی ہیں تاکہ ان منصوبوں کو معیار کے مطابق مکمل کیا جاسکے، یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ رواج فاٹا کے انضمام سے پہلے موجود تھا۔

5198 _ <u>جناب سراج الدین:</u> کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیزان خالی پوسٹوں کی تقرریوں کے لئے حکومت کیااقدامات کررہی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیزاان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی وضاحت کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان(وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ): (الف) تفصیل ذیل ہے:

پوسٹ / سکیل	اقلیت	معذور	خواتین	ضلع	حکومتی اقدامات
اسسٹنٹ ڈائریکٹر/17	-	-	1	ایبٹ آباد	حکومت کے تجویز کردہ اقلیت معذور اور خواتین کوٹہ اور خالی آسامیوں کی دستیابی کے مطابق یہ محکمہ ان آسامیوں کو مقبول اخبار کے ذریعے مشتہر کرتا ہے اور خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن، ایٹا اور ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے میرٹ پر بھرتی کرواتا ہے
آفس اسسٹنٹ/16	-	-	1	ڈی آئی خان	
آفس اسسٹنٹ/16	-	1	-	پشاور	
کمپیوٹر آپریٹر/16	1	-	-	پشاور	
جونیئر کلرک/11	-	1	-	سوات	
سویپر/3	1	-	-	پشاور	
سویپر/3	1	-	-	پشاور	
ٹوٹل	3	2	2	-	

(ب) تفصیل ذیل ہے:

پوسٹ / سکیل	اقلیت	معذور	خواتین	ضلع	حکومتی اقدامات
اسسٹنٹ ڈائریکٹر/17	-	-	1	ایبٹ آباد	حکومت کے تجویز کردہ اقلیت معذور اور خواتین کوٹہ اور خالی آسامیوں کی
آفس اسسٹنٹ/16	-	1	1	ڈی آئی خان	
کمپیوٹر آپریٹر/16	1	-	-	پشاور	

جونیئر کلرک/11	-	1	-	سوات	دستیابی کے مطابق یہ محکمہ ان آسامیوں کو مقبول اخبار کے ذریعے مشتہر کرتا ہے اور خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن، ایٹا اور ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے میرٹ پر بھرتی کرواتا ہے
کلاس فور	2	-	-	پشاور	
ٹوٹل	3	2	2	-	

5268 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بی آر ٹی پر چلنے والی بسیں کب کس کمپنی سے منگوائی گئی ہیں، ان بسوں کی تعداد کتنی ہیں اور ان کی پشاور پہنچنے کی تاریخ سمیت لاگت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز بی آر ٹی کی بسیں کب فنکشنل ہو گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ): (الف) بسیں 'زائمن گولڈن ڈریگن' کمپنی چائنا سے منگوائی گئی ہیں، پشاور بی آر ٹی میں کل 220 بسیں شامل ہیں اور اس معاہدے کی کل مالیت USD 48,479,844 اور PKR 366,179,086 ہے، اب تک مختلف لاٹ میں 128 بسیں پشاور پہنچائی جاچکی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

.1	(DMO) بس	ایک بس	جون 2018
.2	پہلی لاٹ	بیس بسیں	6 فروری 2019
.3	دوسری لاٹ	پچاس بسیں	9 مئی 2019
.4	تیسری لاٹ	پچھتر بسیں	20 جون 2019

باقی بسوں کو بی آر ٹی سول ورک اور حیات آباد ڈپو کی تکمیل پر منگوایا جائے گا، سول ورک کی تسلی بخش تکمیل پر بسیں فنکشنل ہو جائیں گی۔

5267 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) 'پنک' بسیں کتنی تعداد میں خریدی گئی ہیں، نیز کس کس ضلع کو کتنی کتنی تعداد میں دی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ): (الف) جاپان حکومت نے 'پنک' بسیں خیبر پختونخوا حکومت کو تحفہ کے طور پر عطیہ کی ہیں (یہ بسیں خریدی نہیں گئی ہیں) سات بسیں ایبٹ آباد شہر کے لئے اور سات ہی بسیں مردان شہر کے لئے مختص کی گئی ہیں۔

5334 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر لوئر میں RWSSP پراجیکٹ اور RDD وغیرہ کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پراجیکٹ غیر سیاسی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ لوئر دیر میں RWSSP پراجیکٹ اور RDD پراجیکٹ کام کر رہے ہیں۔

(ب) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

5333 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر لوئر میں سال 2015 سے سی ڈی ایل ڈی ایک پراجیکٹ جو کہ ایس آر ایس پی کے ذریعے ترقیاتی کام کر رہا تھا، جو صرف ملاکنڈ ڈویژن کے لئے تھا، 2018 میں ہری پور، تورغر اور نوشہرہ کو اس میں شامل کیا گیا ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ غیر سیاسی ہے اور اس کو رقم یورپی یونین گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا کے ذریعے دیتی ہے جس کا فوکل پرسن سیکرٹری بلدیات ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا دیر لوئر میں یہ رقم ڈپٹی کمشنر کے حکم پر استعمال کی جاتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (الف) حکومت خیبر پختونخوا کی کابینہ نے سال 2013 میں سی ڈی ایل ڈی پالیسی فریم ورک کی منظوری دی تھی جس کا مقصد حکومت اور عوام کے مابین اعتماد سازی کو فروغ دینا تھا، یہ پالیسی پورے خیبر پختونخوا کے لئے منظور ہوئی تھی، پالیسی فریم ورک کے مطابق صوبائی سطح پر پروگرام سے متعلق فیصلہ سازی کا اختیار محکمہ بلدیات کو تفویض کیا گیا ہے۔ سیکرٹری بلدیات پالیسی کوآرڈینیشن اینڈ 'ریویو' کمیٹی کے چیئرمین ہے جبکہ پالیسی کوآرڈینیشن اینڈ

'ریویو' کمیٹی میں تمام محکمہ جات، متعلقہ کمشنرز، یو رپی یونین اور سول سوسائٹی کے نمائندے ممبرز ہیں۔ ضلع کی سطح پر پروگرام کا انتظام کاری کا ذمہ وار ہے اور ساتھ ہی ڈسٹرکٹ آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ پروگرام کی نگرانی اور دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے۔ ابتدائی طور پر اس پالیسی فریم ورک پر عملدرآمد کے لئے حکومت خیبر پختونخوا نے یورپی یونین کی مالی معاونت سے پروگرام کو ملاکنڈ ڈویژن کے چھ اضلاع میں شروع کیا جس میں دیر لوئر بھی شامل ہے۔ ابتدائی طور پر اس پروگرام کی مدت چار سال 2018-2014 تھی لیکن پروگرام کی کامیابی کے پیش نظر پروگرام کو مزید تین سال 2020 تک توسیع دی گئی ہے۔ چونکہ اس پالیسی کو پورے خیبر پختونخوا میں لاگو کرنا ہے، اس لئے سال 18-2017 کو اس میں بونیر، ہری پور اور نوشہرہ کے اضلاع کو شامل کیا گیا اور اب سال 19-2018 میں بٹگرام، تورغر اور صوابی کے اضلاع کو بھی اس پروگرام میں شامل کر دیا گیا ہے۔ سی ڈی ایل ڈی پروگرام حکومت خیبر پختونخوا کا پروگرام ہے جس پر عملدرآمد کا ایک طریقہ کار موجود ہے، طریقہ کار کے مطابق محلہ کی سطح پر سی بی اوز بنانا، ان کے لئے پراجیکٹ 'پروپوزل' بنانا اور ان کے نمائندوں کو تربیت فراہم کرنے کی ذمہ داری ایس آر ایس پی کی ہے۔ ترقیاتی کاموں پر عملدرآمد ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی ہو رہا ہے جس کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کے آفس میں موجود پول آف انجینئرز کر رہے ہیں۔ لہذا یہ کہنا درست نہیں کہ یہ پروگرام صرف ملاکنڈ ڈویژن کے لئے ہے بلکہ پالیسی کے تحت اس کو پورے خیبر پختونخوا میں لاگو کیا جا سکتا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ سی ڈی ایل ڈی پالیسی فریم ورک کے تحت چلایا جا رہا ہے، پالیسی فریم ورک کی روشنی میں پروگرام پر عملدرآمد کے لئے ہدایات کی منظوری پالیسی کو آرڈینیشن اینڈ 'ریویو' کمیٹی نے دی جو سی ڈی ایل ڈی اور لوکل گورنمنٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اس پروگرام پر عملدرآمد کا طریقہ کار حسب ذیل ہے:

(1) ویلج کونسل کی سطح پر تمام لوگوں اور ویلج کونسل کے نمائندگان باہم مل کر ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان بناتے ہیں جس میں وہ ویلج کونسل کی سطح پر ترجیحی مسائل کی فہرست بناتے ہیں جو سی ڈی ایل ڈی کے مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں درج کر دی جاتی ہے۔ ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان کی تیاری میں ایس آر ایس پی معاونت فراہم کرتا ہے اور ویلج کونسل کے نمائندگان اس کی منظوری دیتے ہیں۔

(2) ڈپٹی کمشنر اخبار میں اشتہار کے ذریعے لوگوں سے درخواستیں طلب کرتا ہے جس کے جواب میں لوگ دیئے گئے درخواست فارم پر درخواستیں جمع کرتے ہیں اور درخواست فارم میں لکھے گئے پراجیکٹ کا ویلج کونسل ڈویلپمنٹ پلان میں ہونا لازم ہے۔

(3) درخواست فارم میں درج معلومات سی ڈی ایل ڈی مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں درج کر دی جاتی ہے، یہ معلومات ڈسٹرکٹ آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ کے دفتر میں موجود ڈیٹا انٹری آپریٹر درج کرتے ہیں۔

(4) مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں درج شدہ معلومات کی روشنی میں مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم ویلج کونسل کی بنیاد پر درخواستوں کو شارٹ لسٹ کرتا ہے۔

(5) شارٹ 'لسٹڈ' درخواستیں ضلعی محکمہ جات کو چیک کرنے کے لئے بھیج دیئے جاتے ہیں۔

(6) شارٹ 'لسٹڈ' درخواستوں کو ضلعی آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ ایس آر ایس پی کو بھیجتا ہے جو فہرست میں پہلے نمبر پر آنے والی درخواست سے متعلق پراجیکٹ کے لئے مقامی لوگوں سے رابطہ کرتا ہے، متعلقہ سکیم کا سروے ہوتا ہے اور اس کا پراجیکٹ 'پروپوزل' بنتا ہے اور ساتھ ہی سی بی او بنائی جاتی ہے۔

(7) 'پروپوزل' ضلعی آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ کو جمع کی جاتی ہے جو تکنیکی جائزہ کمیٹی کو پیش کرتا ہے جو اس کی تکنیکی منظوری دیتی ہے، یہ کمیٹی ضلعی آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ کی نگرانی میں کام کرتی ہے اور اس کے ممبران میں ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو یا پی ایچ ای ڈی ممبرز ہوتے ہیں۔

(8) اس کے بعد وہ فائنل منظوری کے لئے ڈی ڈی سی کو جمع کروایا جاتا ہے جس کا چیئرمین ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے اور تمام ضلعی محکمہ جات کے نمائندے اس کے ممبرز ہوتے ہیں۔

(9) ڈی ڈی سی کی منظوری کے بعد فنانس ڈیپارٹمنٹ کو منظور شدہ پراجیکٹس کے برابر رقم کی منظوری دیتا ہے۔

(10) سی بی او کے صدر اور سیکرٹری ڈپٹی کمشنر کے ساتھ معاہد نامہ دستخط کرتے ہیں اور پھر ضلعی انتظامیہ اس پر عملدرآمد کرواتی ہے۔ اس پروگرام کی مانیٹرنگ کا ایک نظام موجود ہے، ضلع سطح پر تیس فیصد نگرانی ضلعی محکمہ جات کر رہے ہیں، اس کے ساتھ ایک تھرڈ پارٹی بھی ان پراجیکٹس کی نگرانی بھی کر رہی ہے۔ لہذا یہ کہنا درست ہے کہ یہ پراجیکٹ غیر سیاسی ہے۔ صوبائی سطح پر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ

پالیسی کوآرڈینیشن اینڈ 'ریویو' کمیٹی کے چیئرمین ہے جو کہ پروگرام پر صاف اور شفاف عملدرآمد کے لئے تمام ممبران کی رائے کے مطابق ہدایات جاری کرتے ہیں،اس کے ساتھ ساتھ پروگرام پر عملدرآمد کی ذمہ داری ڈائریکٹر جنرل لوکل گورنمنٹ اور پالیسی پر عملدرآمد کے یونٹ کی ہے۔ اس پروگرام پر عملدرآمد کے لئے فنڈز حکومت خیبر پختونخوااور یورپی یونین باہم مل کر فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ پروگرام پر عملدرآمد کے لئے ایک پالیسی فریم ورک موجود ہے جس کے تحت ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ کمیٹی اس پروگرام کی انتظام کاری کی ذمہ دار ہے اور ڈپٹی کمشنر اس کے چیئرمین ہے اور تمام محکمہ جات کے ضلعی سربراہان اس کے ممبرز ہیں۔ ڈی ڈی سی کی منظوری سے پہلے کا عمل اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ چونکہ پروگرام حکومت خیبر پختونخوا کا ہے اور اس پر عملدرآمد کے لئے حکومت اور یورپی یونین دونوں باہم مل کر فنڈز فراہم کر رہے ہیں،اس لئے منظور شدہ پراجیکٹ کی رقم ضلع کو منتقل کر دی جاتی ہے جو پالسی پر عملدرآمد کرنے کی ہدایات کے مطابق فنڈز سی بی اوز کو منتقل کر دیتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر حکومت کی جانب سے اور صدر و سیکرٹری تنظیم کی جانب سے معاہدے پر دستخط کرتے ہیں۔ ضلع میں اس پروگرام کا فوکل پرسن ضلعی آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ ہوتا ہے جس کے ساتھ انجینئرز کی ایک ٹیم موجود ہوتی ہے جو پروگرام پر عملدآمد کرواتی ہے۔انجینئرز کی جانب سے ایم بی کرنے کے بعد ہی ڈپٹی کمشنر سی بی اوز کو پراجیکٹ پر عملدرآمد کرنے کے لئے رقم فراہم کرتا ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے متعلقہ ضلع میں موجود سی ڈی ایل ڈی کا عملہ آنجناب کو پروگرام سے متعلق مزید تفصیلات بھی فراہم کر سکتا ہے اور پروگرام پر عملدرآمد کی تمام ہدایات نیچے دی گئی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔

For other details about CDLD Program, please visit (www.cdldta.pk) or (www.mis.cdldta.pk)

5360 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر میں بیوٹیفیکیشن کے لئے رقم مختص کی گئی ہے اور یہ رقم بونیر میں کن کن مد میں خرچ کی جائے گی؛

(ب) ضلع بونیر میں بیوٹیفیکیشن کی کل رقم اور شعبوں میں خرچ کرنے کی تقسیم کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز کن کن علاقوں میں کتنی کتنی خرچ کی جائے گی، جگہوں کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: (الف) و(ب) محکمہ بلدیات کے اے ڈی پی 2019-20 کے سیکٹرز میں بونیر بیوٹیفیکیشن کے نام سے کوئی سکیم اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے البتہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے سیکٹر 'ملٹی سیکٹوریل' ڈیویلپمنٹ کے 'سب سیکٹر' ایم ایس ڈی کے تحت سکیم نمبر 659/180579 پر ڈسٹرکٹ 'اپلفٹ' اینڈ بیوٹیفیکیشن سکیم کے نام سے آمبریلا سکیم شامل کی گئی ہے جس میں بونیر کو ایک ارب نہیں بلکہ سات سو ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس کی بہتر وضاحت پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کر سکتا ہے۔

5359 _ <u>جناب سردار حسین</u>: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر میں سی ڈی ایل ڈی پراجیکٹ کتنی یونین کونسلوں میں کام کر رہا ہے، یونین کونسلوں کے نام بمعہ کام کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) PK-22 بونیر کا علاقہ اس پراجیکٹ میں شامل ہے، اگر ہے تو ان یونین کونسلوں کے نام بتائے جائیں، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں، نیز یہ پراجیکٹ کن عوامل کو مد نظر رکھ کر کام کر رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: (الف) ضلع بونیر میں سی ڈی ایل ڈی پراجیکٹ تمام یونین کونسلوں میں کام کر رہا ہے۔ اس ضلع کو سال 2017-18 سے پروگرام میں شامل کیا گیا تھا۔ پہلے سال میں سرحد رورل سپورٹ پروگرام کی تکنیکی معاونت سےضلع کی تمام 105 ویلج یا نیبرہوڈ کونسلز میں ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان بنائے گئے ہیں جن کی تفصیل سی ڈی ایل ڈی کے ایم ائی ایس سسٹم (ایڈریس نیچے درج ہے) میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان کی تیاری کے بعد ڈپٹی کمشنر آفس نے بذریعہ اشتہار ضلع کے تمام ویلج یا نیبرہوڈ کونسلز کے لوگوں سے انفرادی یا مقامی تنظیمات کی طرف سے درخواستیں طلب کیں جس کے جواب میں 534 درخواستیں ڈپٹی کمشنر آفس کو موصول ہو چکی ہیں اور ان پر سی ڈی ایل ڈی پروگرام کی منظور شدہ ہدایات کے مطابق عملدرآمد ہو رہا ہے۔ ابھی تک ضلع بونیر میں کوئی منصوبہ منظور نہیں ہوا ہے۔ لہذا جیسے ہی مصوبے منظور ہوں گے تو تفصیل ایم پی اے صاحب کو فراہم کر دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایم پی اے صاحب دیگر معلومات ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(ب) جی ہاں، PK-22 بونیر کا علاقہ پراجیکٹ میں شامل ہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ ضلع کی تمام یونین کونسلیں اس میں شامل ہیں۔ پراجیکٹ پر عملدرآمد کی تفصیل سی ڈی ایل ڈی پالیسی فریم ورک کے تحت چلایا جارہا ہے جو کہ صوبائی حکومت نے 2013 میں منظور کی۔ پالیسی فریم ورک کی روشنی میں پروگرام پر عملدرآمد کے لئے ہدایات کی منظوری پالیسی کوآرڈینیشن اینڈ 'ریویو' کمیٹی نے دی جس کی تفصیل سی ڈی ایل ڈی اور لوکل گورنمنٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اس پروگرام پر عملدرآمد کے لئے یورپی یونین حکومت خیبر پختونخوا کو مالی معاونت فراہم کر رہا ہے، اس کا طریقہ کار حسب ذیل ہے:

(1) ویلج کونسل کی سطح پر تمام لوگوں اور ویلج کونسل کے نمائندگان باہم مل کر ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان بناتے ہیں جس میں وہ ویلج کونسل کی سطح پر ترجیحی مسائل کی فہرست بناتے ہیں جو سی ڈی ایل ڈی کے مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں درج کر دی جاتی ہے۔ ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان کی تیاری میں ایس آر ایس پی معاونت فراہم کرتا ہے اور ویلج کونسل کے نمائندگان اس کی منظوری دیتے ہیں۔

(2) ڈپٹی کمشنر اخبار میں اشتہار کے ذریعے لوگوں سے درخواستیں طلب کرتا ہے جس کے جواب میں لوگ دیئے گئے درخواست فارم پر درخواستیں جمع کرتے ہیں اور درخواست فارم میں لکھے گئے پراجیکٹ کا ویلج کونسل ڈویلپمنٹ پلان میں ہونا لازم ہے۔

(3) درخواست فارم میں درج معلومات سی ڈی ایل ڈی مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں درج کر دی جاتی ہے، یہ معلومات ڈسٹرکٹ آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ کے دفتر میں موجود ڈیٹا انٹری آپریٹر درج کرتے ہیں۔

(4) مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں درج شدہ معلومات کی روشنی میں مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم ویلج کونسل کی بنیاد پر درخواستوں کو شارٹ لسٹ کرتا ہے۔

(5) شارٹ 'لسٹڈ' درخواستیں ضلعی محکمہ جات کو چیک کرنے کے لئے بھیج دیئے جاتے ہیں۔

(6) شارٹ 'لسٹڈ' درخواستوں کو ضلعی آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ ایس آر ایس پی کو بھیجتا ہے جو فہرست میں پہلے نمبر پر آنے والی درخواست سے متعلق پراجیکٹ کے لئے مقامی لوگوں سے رابطہ کرتا ہے، متعلقہ سکیم کا سروے ہوتا ہے اور اس کا پراجیکٹ 'پروپوزل' بنتا ہے اور ساتھ ہی سی بی او بنائی جاتی ہے۔

(7) 'پروپوزل' ضلعی آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ کی نگرانی میں کام کرتی ہے اور اس کے ممبران میں انجینئرز کا ہونا لازم ہے۔

(8) پراجیکٹ کی تکنیکی منظوری کے بعد حتمی منظوری کے لئے ضلع ترقیاتی کمیٹی (ڈی ڈی سی) کو جمع کروایا جاتا ہے جس کا چیئرمین ڈپٹی کمشنر اور تمام ضلعی محکمہ جات کے نمائندے اس کے ممبرز ہوتے ہیں۔

(9) ڈی ڈی سی کی منظوری کے بعد ڈپٹی کمشنر صوبائی فنانس ڈیپارٹمنٹ کو منظور شدہ منصوبوں کے برابر مالیت کے لئے لکھتا ہے۔

(10) سی بی او کے صدر اور سیکرٹری ڈپٹی کمشنر کے ساتھ معاہد نامہ دستخط کرتے ہیں اور پھر ضلعی انتظامیہ اس پر عملدرآمد کرواتی ہے۔ ضلعی انتظامیہ سی ڈی ایل ڈی کے سٹاف کے ساتھ مل کر اس پر عملدرآمد مقامی تنظیمات کے ذریعے کرواتی ہے۔ حکومت کے ضلعی، ڈویژن اور صوبائی محکموں کے عہدیداران ان منصوبوں کی نگرانی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک تھرڈ پارٹی بھی ان منصوبوں کی نگرانی بھی کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قابل احترام ممبر صوبائی اسمبلی کو ضلعی سطح پر ڈپٹی کمشنر پروگرام پر عملدرآمد سے متعلق تفصیلاً معلومات بھی فراہم کر سکتا ہے۔

For other details about CDLD Program, please visit (www.cdldta.pk) or (www.mis.cdldta.pk)

5362 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اے ڈی پی 2019-20 میں میونسپل پارکس کے نام سے پارک بنانے کی پراجیکٹ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان پارکس کے لئے کیا طریقہ کار مقرر کیا گیا ہے، ضلع وائز اور صوبائی وائز پارکس کی Allocation کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان پارکس پراجیکٹس کے مختص شدہ اور فراہم کردہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) ADP No. 629/190329 میں مختلف تحصیل کے لئے پانچ سو ملین کی منظوری دی گئی ہے جس میں ٹاؤن ٹو پشاور اور ٹی ایم اے مٹہ سوات سے پی سی ون بھجوائے گئے ہیں جو کہ PDWP کے منظوری کے لئے زیر غور ہے۔

5361 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 19-2018 اور 20-2019 میں ترقیاتی کاموں کی منظوری ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر ضلع میں ترقیاتی کاموں کے لئے کتنی رقوم رکھی گئی ہے ضلع وائز اور تحصیل وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز ترقیاتی کاموں کی نوعیت بھی بتائی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ بلدیات کی صوبائی اے ڈی پی برائے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں منظور شدہ ترقیاتی کاموں کی تفصیل ضلع وائز و تحصیل وائز ایوان کو مہیا کی گئی۔

(Pandemonium)

<u>Mr. Speaker</u>: Order in the House, order in the House, please.

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: 'Leave Applications': عبدالکریم صاحب سپیشل اسسٹنٹ فار انڈسٹری، آج کے لئے؛ تاج محمد خان ترند صاحب سپیشل اسسٹنٹ جیلخانہ جات، آج کے لئے؛ وزیر زادہ سپیشل اسسٹنٹ اقلیتی امور، آج کے لئے؛ جناب منور خان صاحب ایم پی اے، پانچ دن کے لئے؛ محترمہ انیتہ محسوس صاحبہ، آج کے لئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، آج کے لئے؛ جناب نذیر احمد عباسی صاحب، آج کے لئے؛ جناب لائق محمد خان صاحب، دو دن کے لئے؛ محترمہ ثمر ہارون بلور صاحبہ، آج کے لئے؛ حاجی فضل الٰہی صاحب، آج کے لئے؛ جناب محمد دیدار صاحب ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب جمشید خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد نعیم صاحبہ ایم پی اے، دو دن کے لئے؛ جناب آصف خان ایم پی اے، آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u> : Leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب سپیکر</u>: ضروری اعلان ہے: معزز اراکین اسمبلی! آپ کو ایک بار پھر مطلع کیا جاتا ہے کہ کل بروز منگل بتاریخ 3 مارچ اسمبلی جرگہ ہال میں 'بریسٹ کینسر' آگاہی کے بارے میں ایک سیمینار منعقد ہو رہا ہے جس میں لاہور اور کراچی سے مہمان حضرات شرکت کریں گے۔ پروگرام کے مطابق پہلے اسمبلی احاطہ میں واک ہو گی اور پھر دس بجکر تیس بجے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہو گا، اس کی Inauguration ڈپٹی

سپیکر کریں گے اور Concluding remarks میں پیش کروں گا۔ لہذا تمام اراکین اسمبلی سے پروگرام میں بروقت شرکت کی استدعا ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین احتجاجاً ڈیسک بجا رہے ہیں)

Mr. Speaker: Item No. 07: Miss Shahida, MPA, to please move her call attention No. 106 in the House, lapsed. Hafiz Ikram-ud-Din Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1081 in the House, lapsed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا واٹر بل مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08: Introduction of Bill, The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtun Khwa, Water Bill, 2020, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Water Bill, 2020, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Sumaira Shams Sahiba, please request for the suspension of rules.

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کی طرف سے احتجاج جاری ہے)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms: Sumaira Shams: I beg to move that rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move resolutions.

Mr. Speaker: Rule 124 under rule 240 may be suspended. Is it the desire of the House that the rules may be suspended? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Sumaira Shams Sahiba.

قراردادیں

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! قومی پرچم پوری قوم کی خود مختاری اور آزادی کا علمبردار ہے، اس کے ادب و احترام کے کچھ تقاضے ہیں جن پر عملدرآمد کرنا سب پر لازم ہے۔ یکم مارچ

2020 کو چارسدہ میں پشتون تحفظ مومنٹ نامی تحریک کے جلسے کے دوران قومی پرچم کی بے حرمتی کا واقعہ سامنے آیا ہے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کی طرف سے احتجاج جاری ہے)

جناب سپیکر: یہ بڑی Important resolution ہے، میری اپوزیشن سے گزارش ہے کہ اس کو سنیں، یہ قومی پرچم نذر آتش کرنے کے بارے میں ریزولیوشن ہے۔

محترمہ سمیرا شمس: سپیکر صاحب! جلسے میں قومی پرچم کو پھاڑ دیا گیا اور زمین پر پھینک کر پاؤں تلے روند دیا گیا۔ آزادی اظہار رائے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی قومی پرچم اور پاکستان کے نام کے ساتھ اس طرح بد سکولی کرے۔ پی ٹی ایم کے کارکنوں کی اس مذموم حرکت سے تمام پاکستانیوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کا یہ ایوان قومی پرچم کے ساتھ ہونے والی اس بے حرمتی کا بھرپور اور شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے ملوث افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed. Mohtarama Zeenat Bibi, to please move her resolution. Mohtarma Zeenat Bibi.

محترمہ زینت بی بی: شکریہ سپیکر صاحب۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے پروگرامز کے تحت نوجوانوں کو مناسب مہارت، صلاحیت، قابلیت و ہنر سے لیس کر کے روزگار کے بہتر مواقع کے لئے رسائی دی جاتی ہے، اس تکنیکی یا پیشہ ورانہ تعلیم کے ذریعے نہ صرف نوجوانوں کے مستقبل کو بہتر اور محفوظ بنایا جا سکتا ہے بلکہ ان کے اندر کام اور محنت کرنے کی لگن کا جذبہ بھی پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر ملک اور ہمارے صوبے میں اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے لیکن یہ حقیقت انتہائی قابل توجہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر ادارے صرف نوجوانوں کے لئے ہیں، خواتین کے لئے ایسے اداروں کی شدید کمی ہے۔ خواتین چونکہ ہمارے ملک کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہے۔ لہذا خواتین کے لئے بھی 'سکلڈ بیسڈ' ایجوکیشن یا پیشہ ورانہ تعلیم کے اداروں کی اشد ضرورت ہے۔ خواتین کے لئے پیشہ ورانہ تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس عمل کا مطالبہ کرتا ہے کہ خواتین کے لئے ایسے اداروں کا قیام عمل میں لانے کے

ساتھ ساتھ ان پولی ٹیکنک اداروں کو صوبے کے تمام اضلاع میں ضروری ساز و سامان، مشینیں اور سہولیات مہیا کی جائیں تاکہ خواتین بھی اس تعلیم سے مستفید ہو کر معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکیں اور معاشرے کی ترقی میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر سکیں۔ شکریہ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کی طرف سے احتجاج جاری ہے)

Mr. Speaker: The motion before the House is it that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Babar Saleem Swati Sahib.

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے حالیہ جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر SO(C) TD/S- 1 Cabinet-18 جس کے تحت کلاس سی گاڑیوں کے لئے کارآمدی مدت پچیس سال مقرر کی گئی ہے، اسی طرح 1995 سے پرانے ماڈل کی گاڑیوں کو کوئی روٹ پرمٹ جاری نہیں ہو رہا ہے جس سے ٹرانسپورٹ سے وابستہ ہزاروں لوگوں کی بے روزگار ہونے کے ساتھ ساتھ سخت بے چینی پائی جا رہی ہے۔ کیونکہ دیگر صوبہ جات میں تیس سے پینتیس سال پرانے ماڈل کے گاڑیوں کے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کی طرف سے احتجاج جاری ہے)

Mr. Speaker: I request to opposition people, to please take your seats.

جناب بابر سلیم سواتی: لئے (کلاس سی) پرمٹ کی اجراء کو متعلقہ موٹر وہیکل ایگزامینرز کی فٹنس سرٹیفیکیٹ سے مشروط کیا گیا ہے۔ خیبر پختونخوا کے گاڑیوں کے مالکان کا دیگر صوبوں میں گاڑیوں کو رجسٹرڈ کروانے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے رجسٹریشن کے عمل کو مزید آسان اور عوام دوست بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ خیبر پختونخوا سے ہر دو اقدامات کے ذریعے مندرجہ بالا حکم نامہ پر نظر ثانی / منسوخی کا مطالبہ کرتی ہے تاکہ ٹرانسپورٹرز کمیونٹی میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کرنے کے ساتھ صوبائی آمدنی میں قابل قدر اضافہ ہو سکے جس میں کیٹگری سی کے ساتھ اے اور بی کے کارآمدی مدت میں بھی مناسب رد و بدل تجویز کی گئی ہے لیکن ان ترامیمی تجاویز کو مکمل نہیں کیا ہے۔ لہذا ہر دو اقدامات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پراسیس کے عمل کو مکمل بھی کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The question before the House is it that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Abdul Salam Sahib, resolution please.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کی طرف سے احتجاج جاری ہے)

<u>جناب سپیکر</u>: میری درخواست ہے اپوزیشن سے، یہ Hammers جو ہیں پلیز، ہاؤس میں Hammer لانے کی اجازت نہیں ہے کسی کو بھی، یہ ایک قسم کا Ammunition ہے، یہ Hammers سیکورٹی سٹاف کو جمع کرادیں آپ لوگ، پلیز۔ سیکورٹی سٹاف Hammer لیں ان سے، Hammers جمع کرالیں، Hammers لے کر ہاؤس میں آنے کی اجازت نہیں ہے کسی کو بھی، یہ کونسے کلچر کو آپ فروغ دے رہے ہیں؟

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: سپیکر صاحب! بہت افسوس کی بات ہے، ان لوگوں کو عوام نے یہاں پر قانون سازی کے لئے بھیجا ہوا ہیں اور یہ لوگ یہاں آکر اپنے چور ڈاکو لٹیرے لوگوں کو بچا رہے ہیں۔ سپیکر صاحب، قرارداد نمبر 517۔

ہر گاہ کہ پاکستان کو آزاد ہوئے 72 سال بیت چکے ہیں مگر ہماری معاشی حالت دن بدن بدتر ہوتی جارہی ہے اور ہمارا تعلیمی معیار اس لیول تک نہیں پہنچ سکا جو کہ ایک ترقی پذیر ملک کے لئے اشد ضروری ہوتا ہے۔ پچھلے ادوار میں پرائمری سطح کی تعلیم میں کافی بہتری آ گئی ہے لیکن سکول لیول پر کامرس ایجوکیشن پر کوئی توجہ نہ ہونے سے پاکستان عموماً اور خصوصاً صوبہ خیبر پختونخوا معاشی استحکام کی جانب گامزن ہونے کی بجائے بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ ہمارا موجودہ تعلیمی نظام سکول سائیڈ پر طلباء کو میڈیکل، انجینئرنگ اور کمپیوٹر سائنس کی تعلیم سے روشناس کرارہا ہے تاہم معاشی استحکام کے لئے کامرس ایجوکیشن اور نوجوانوں کو بے روزگاری سے بچانے کے لئے ٹیکنیکل ایجوکیشن کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ کامرس ایجوکیشن اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کو مڈل سے ہائی لیول تک لازمی قرار دے کر ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کریں تاکہ ہماری آنے والی ینگ جنریشن جب فارغ التحصیل ہوں تو ان کے پاس نہ صرف ایک تکنیکی مہارت ہو بلکہ ان کو باعزت روزگار بھی ملے اور صوبے کی معاشی حالت بھی بہتر ہو۔

Mr. Speaker: The question before the House is it that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed. As I have completed the business of the day so the sitting is adjourned till 02:00 pm Monday 16th March 2020.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 مارچ 2020ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

(نوٹ): خیبر پختونخوا اسمبلی سیکرٹریٹ کے لیٹر No. PA/Khyber Pakthunkhwa/Bills/2020/6941 dated 13-03-2020 کے رو سے بروز سوموار مورخہ 16 مارچ 2020 تک ملتوی شدہ اجلاس، بروز سوموار مورخہ 30 مارچ 2020 بعد از دوپہر دو بجے بلایا گیا، تاہم بعد ازاں ایک اور اعلامیہ No. PA/Khyber Pakthunkhwa/Bills/2020/7277 dated 26-03-2020 کے رو سے اجلاس بروز **جمعة المبارک** مورخہ 20 مارچ 2020 دس بجے غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔